THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, June 05, 2012
(82nd Session)
Volume VI No.03
(Nos. 01-08)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran……………………	1
2.	Leave of absence…………………………………..	2
3.	Points of Order:	
	• Issue of Dual Nationality and Supreme Court's Decision………………………………………	2-3
4.	High-handedness of Police against the peaceful protestors raising voice for power outages…………	4-5
5.	Further Discussion on Budget 2012-13…………..	6-39

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume VI — **SP.VI(03)/2012**
No.03 — **15**

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, June 05, 2012

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty four minutes past five in the evening with Mr. Acting Chairman (Mr. Sabir Ali Bolach) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَ
الزَّيْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ
حَصَادِهٖ ۖ وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ وَ مِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا ؕ
كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾

ترجمہ: اور اللہ ہی تو ہے جس نے باغ پیدا کیے چھتریوں پر چڑھائے ہوئے بھی اور جو چھتریوں پر نہیں چڑھائے ہوئے وہ بھی اور کھجور اور کھیتی جن کے طرح طرح کے پھل ہوتے ہیں اور زیتون اور انار جو (بعض باتوں میں) ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور (بعض باتوں میں) نہیں ملتے۔ جب یہ چیزیں پھلیں تو ان کے پھل کھاؤ اور جس دن (پھل توڑو اور کھیتی) کاٹو اللہ کا حق بھی اس میں سے ادا کرو۔ اور بے جا نہ اُڑانا کہ اللہ بے جا اُڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور چارپایوں میں بوجھ اُٹھانے والے (یعنی بڑے بڑے) بھی پیدا کیے اور زمین سے لگے ہوئے (یعنی چھوٹے چھوٹے) بھی۔ (پس) اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

(سورۃ الانعام آیات 141 تا 142)

جناب قائم مقام چیئرمین: پہلے leave applications لے لیتے ہیں۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر حاجی سیف اللہ خان بنگش صاحب ناسازی طبیعت کے باعث مورخہ 04-06-2012 کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نے ناسازی طبیعت کے باعث مورخہ 04-06-2012 تا اختتامِ حالیہ اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر ظہیر الدین بابر اعوان صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ اکیاسویں اجلاس کے دوران مورخہ سات تا گیارہ مئی 2012 اور موجودہ اجلاس کے دوران مورخہ یکم اور چار جون اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سعید غنی صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

Points of Order:

Issue of Dual Nationality and Supreme Court Decisions

سینیٹر سعید غنی: جناب چیئرمین! کچھ دنوں سے سپریم کورٹ میں کچھ مقدمات ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ بڑی serious بات ہے کہ dual nationality کے حوالے سے وہاں پر کافی cases چلائے جا رہے ہیں اور کچھ فیصلے بھی اس کے اندر آئے ہیں۔ چونکہ میں نے آئین میں بھی پڑھا ہے لیکن اس کے بعد جو پاکستان کا Citizenship Act ہے اس میں دیکھا تو کافی سارا confusion ہے اور ہم parliamentarians کو سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ Citizenship Act کے تحت ہمیں کیا اجازت ہے اور Article 62 and 63 کے تحت کیا پابندیاں ہیں۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ یہ

بہت sensitive اور اہم issue ہے اس میں براہ مہربانی Law Minister یا Attorney General کو کہیں کہ یہاں آکر ہمیں تھوڑا سا brief کریں کہ واقعی dual nationality کا issue ایسا ہے کہ جس میں member disqualify ہو جاتے ہیں۔ کیا الیکشن کے وقت ان کو ہونا چاہیے تھا یا نہیں ہونا چاہیے تھا۔ الیکشن کے بعد ان پر پابندی لگی ہے۔ یہ کافی confusion ہے اس سے اور زیادہ مسائل پیدا ہوں گے کیونکہ کوئی بھی شخص جا کر کورٹ میں کھڑا ہو جاتا ہے اور درخواست دے دیتا ہے اور سپریم کورٹ کے چیف صاحب اتنے مہربان ہیں کہ فوراً اس کو take up بھی کر لیتے ہیں اور بغیر انکوائری کئے ہوئے ان ممبران کو نوٹس بھی issue کر دیتے ہیں۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ یہاں ممبران کو briefing دی جائے تاکہ اس کے مطابق ہمیں بھی کچھ سمجھ میں آسکے کہ قانون کیا کہتا ہے اور عدالتوں میں جو cases آئے ہیں وہ درست ہیں یا غلط ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر کسی ممبر نے Article 62 and 63 کی violation کی ہے تو الیکشن کمیشن کو اس پر نوٹس لینا چاہیے تھا۔ کسی کو election petition file کرنی چاہیے۔ سپریم کورٹ اگر الیکشن کمیشن، الیکشن ٹریبونل اور سول کورٹس کا بھی کام کرے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہاں تو باقی عدالتوں کو ختم کرنا چاہیے اور سارے کام ہمیں سپریم کورٹ سے کرانے چاہییں۔

تو میری گزارش ہے کہ Law Minister یا Attorney General *Sahib* کو بلائیے تاکہ ہمیں briefing دیں اور یہ بہت important issue ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ بجٹ والی debate کو تھوڑی دیر کے لئے آپ روک دیں اور اس issue کو take up کرائیں۔ بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: Law Minister *Sahib* تو میرے خیال میں یہاں پر ہے ہی نہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑا important issue ہے۔

سینیٹر سعید غنی: جی بالکل۔ Problem یہ ہو رہی ہے کہ کل پندرہ سولہ ممبران کے نام اور آگئے ہیں۔ ان میں سے کچھ ممبران ایسے ہیں جن کا مجھے پتا ہے کہ وہ نہیں ہیں لیکن کوئی بھی شخص سپریم کورٹ میں ایک درخواست دے دیتا ہے اور سپریم کورٹ سے نوٹس issue ہو جاتا ہے۔ تو اس میں کم از کم جو شخص درخواست دیتا ہے اس سے بھی ثبوت مانگا جائے کہ جو کسی کے اوپر الزام لگا رہا ہے

اس کے پاس بھی کوئی ثبوت ہے کہ نہیں ہے لیکن اس کی legal position میں سمجھتا ہوں کہ ممبرز کے سامنے واضح ہونی چاہیے۔ Law Minister اگر نہیں ہیں تو Attorney General کو بلا لیجیے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سیکرٹری صاحب! Attorney General کو کہیں کہ وہ آج 6.00 بجے تک آ کر یہاں پر سینیٹ کو briefing دیں۔ ابھی اس کو contact کریں اور اس کو کہیں کہ آج 6.00 بجے تک یہاں پر پہنچیں۔ جی، حاجی غلام علی صاحب۔

سینیٹر حاجی غلام علی: جناب چیئرمین! میں آپ کی اور ایوان کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہوں گا۔ کل خیبر پختونخوا کے صوبے میں امریکیوں کی ایک گاڑی سے جس میں دو تین لوگ سوار تھے اس گاڑی سے ٹرک کے برابر اسلحہ برآمد ہوا۔ پھر ان لوگوں کو چھوڑا بھی گیا۔ ٹھیک ہے حکومت کی کوئی پالیسی ہو گی لیکن آپ یہ بتائیں کہ ایک گاڑی میں اگر کچھ امریکی سفر کر رہے ہیں اور اپنی protection کے لئے ایک پستول یا کلاشنکوف رکھ لیں تو چلو مانا جاتا ہے لیکن جس میں 50,60 میگزین ہوں، 10,15 revolvers ہوں اور 6,7 کلاشنکوف ہیں تو یہ کس طرح کا ملک ہے؟ اگر پاکستان کے citizen سے کسی بھی ملک میں لائسنس کے بغیر چاقو بھی برآمد ہو جائے تو کیا اس طرح آسانی سے چھوڑ دیں گے۔ ہم یہ کیا سوچ رہے ہیں کہ کراچی میں جو کچھ ہو رہا ہے اور خیبر پختونخوا میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ پھر کون کر رہا ہے؟ اس لئے میں یہ مطالبہ کرتا ہوں اگر واقعی اس ملک میں حکومت نام کی کوئی چیز ہے، اگر ہمارے صوبے خیبر پختونخوا میں حکومت نام کی کوئی چیز ہے تو میرے خیال میں اس سے بڑا واقع کوئی نہیں ہو سکتا کہ دن دھاڑے اسلحہ سے بھری ہوئی گاڑی پکڑی گئی اور پھر امریکا کا جو کونسلر ہے وہ آیا اور تھانے سے ان لوگوں کو لے کر گیا۔ پھر ہمارا قانون اور آئین اتنا کمزور ہے کہ اس ڈرائیور کے خلاف پرچہ درج کیا گیا جو اس کا مزدور ہے۔ اس لئے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ اگر ان کو اپنے protection کے لئے اسلحہ رکھنا ہے تو پھر اس طرح بھرمار سے اسلحہ رکھنا میرے خیال میں صوبائی حکومت کو بھی اور وفاقی حکومت کو بھی نوٹس لینا چاہیے۔ اگر یہ نوٹس نہیں لیں گے تو اس سے مزید بدامنی پیدا ہو گی اور لوگوں میں اشتعال پیدا ہو گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ٹھیک ہے۔ طاہر مشہدی صاحب۔

High-handedness of Police against the peaceful protesters raising voice for power outages

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I add my voice to that of Senator Saeed Ghani and your ruling, I really appreciate, it is a matter of grave concern what is happening. We would like to know all about it and it is good that you have called the Attorney General but

میرا point of order یہ ہے کہ آج پاکستان میں آخری ایک ہفتے سے پاکستان کے ہر شہر میں چاہے وہ کراچی، لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ ہو، کوئی بھی ایسا شہر نہیں ہے جدھر بجلی کا بحران نہیں ہے۔ جدھر بجلی بالکل غائب نہیں ہے۔ شہروں میں 12,12 اور 18,18 گھنٹے بجلی نہیں ہے۔ کچھ ایسے علاقے ہیں جہاں تین تین دن سے نہیں ہے مگر وہ اپنی جگہ ہے، وہ ایک debate ہے کہ بجلی ہے یا نہیں ہے، ملی ہے یا نہیں ملی۔ میرا point of order یہ ہے کہ جو ظلم اور تشدد ہماری پولیس ہماری عوام کے اوپر کر رہی ہے اس کو روکا جائے۔ پولیس کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ ہماری عوام کو اس طرح ڈنڈے مارے کہ جیسے وہ کسی چور اور ڈاکو کو مارتے ہیں۔ ان کا احتجاج سچا ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ بجلی نہیں ہے۔ میں اس argument میں نہیں جا رہا ہوں کہ کیوں نہیں ہے؟ وہ نہیں ہے، everybody knows کہ وہ بالکل سچے ہیں۔ جب آپ کے بچے بھوکے ہوں، جب آپ کے بچے تڑپ رہے ہوں اور 18,18 گھنٹے بغیر بجلی کے ہوں۔ جب آپ کے گھروں میں پانی نہیں ہو تو آپ peaceful احتجاج تو کریں گے۔ وہ پاکستان کی public ہے، وہ پاکستانی ہیں۔ وہ اپنا دکھ رونے کے لئے کہاں جائیں۔ وہ سڑک پر آتے ہیں تو ان کو peaceful demonstration کرنے دیں۔ پولیس اس طرح ظلم کرتی ہے کہ وہ یہاں پر ایک police state بن کر بیٹھ گئے ہیں جو عورتوں کو بھی مار رہے ہیں۔ ہماری پولیس اتنی بے شرم اور بے غیرت ہو گئی ہے کہ عورتوں کے اوپر ہاتھ اٹھا رہی ہے۔ یہ لوگ اپنی وردیاں اتار دیں اور چوڑیاں پہن لیں۔ یہ ہماری public کے ساتھ اس طرح کیوں کر رہے ہیں؟ پولیس کو روکا جائے۔ پولیس کو bridle کیا جائے۔ یہ police state بنتی جا رہی ہے۔ احتجاج اپنی جگہ پر ہے۔ احتجاج عوام کا حق ہے اور وہ آرام سے کر رہے ہیں اور وہ ایک سچی چیز پر کر رہے ہیں یا تو بجلی ان کو provide کرو۔ اس کے بعد bills میں آپ آئے دن اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ ایک سرچارج اور پھر دوسرا سرچارج، عوام نہیں دے سکتی ہے، عوام ٹوٹ گئی ہے۔ عوام اب بہت دکھی ہو گئی ہے مگر آپ

ان کے دکھ بھی نہیں سمجھ سکتے۔ آپ ان کو بجلی بھی نہیں دے سکتے۔ مگر خدا کے لئے ان کو لاٹھیاں مارنا، ان کے اوپر فائرنگ کرنا اور ان کے ساتھ ظلم کرنا تو بند کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: مشہدی صاحب! شکریہ۔ جی، لاٹ صاحب۔

Further Discussion on Budget 2012-13

Senator Gul Muhammad Lot: Thanks very much for providing me this opportunity. I would like to congratulate first our President Mr. Asif Ali Zardari in whose dynamic leadership, Pakistan Peoples Party Government has set a record in the history for presenting fifth consecutive budget. At this moment, I would like to congratulate our Finance Minister also for presenting a very balanced budget without putting any additional burden on common man. In spite of serious economic situation in the country, he has made an attempt to provide relief by announcing various fiscal measures on which I will discuss later.

First of all, sir, as we all know that Pakistan is passing through a very crucial situation. On the one hand we are facing war against terrorism for the last one decade, which on the other hand has badly affected our economy.

Before commenting on the budget I would like to review current year's performance which can be reviewed from the following facts, sir:

- The Government remained focused on maintaining macroeconomic stability, growth, mobilizing domestic resources and increasing exports, balanced regional development and providing safety nets for the vulnerable groups. Despite numerous challenges, the economy performed better in 2011-12 than many developed and developing countries. We are struck

by heavy rains in Sindh and parts of Balochistan which cost us $3.7 billion last year. Having these challenges, the Gross Domestic Product growth this year is estimated at 3.7 percent as compared to 3.0 percent last year.

- Despite global slowdown, Pakistan has managed to maintain its exports during July-April, 2012 to last year's level which saw a phenomenal growth. Remittances remained very good and estimated to close to $13 billion, an increase of 16 percent. Although there is a recessionary trend in the whole world, however, impacted capital flows to Pakistan. Current account balance was affected due to sharp increase in oil prices and import of 1.2 million metric tons of fertilizer.

Growth and Stabilization:

- The economy is now showing signs of modest recovery. GDP growth for this year has been estimated at 3.7% as compared to 3.0 percent in the previous fiscal year. The Agriculture sector recorded a growth of 3.1% against 2.4% last year. The Large Scale Manufacturing (LSM) growth is 1.1% during July-March 2011-12 against 1.0% last year. Overall, the commodity producing sectors and especially the Agriculture sector have performed better. The Services sector recorded growth of 4.0% in 2011-12.

Flood Impact on our Economy:

- This performance has been achieved despite severe monsoon rains triggered floods of an unprecedented scale in Pakistan, affecting 24 Districts of Sindh and

some areas of northern Balochistan, causing damages to crops, infrastructure and human settlements, thus adversely affecting national economy.

- According to the World Bank and the Asian Development Bank (ADB), Damage and Needs Assessment (DNA) Reports, approximately, 9.6 million people were affected in Sindh and Balochistan as a result of these rains. The total damages estimated to, Agriculture, Energy, Transport and Communications, Health, Environment as well as the Forestry, Water Supply and Sanitation, amount to Rs.324.5 billion which is equal to US$3.7 billion. The rehabilitation and cost of recovery is estimated at Rs.239 billion which is equal to US$ 2.8 billion. This is in addition to damages of US$10 billion to the economy during 2010 floods.
- Per capita real income grew at 2.3% in 2011-12 as compared to 1.3% growth previous year.
- Remittances: a strong growth of 25.8% in 2011 over the previous year 2010. During July-April 2011-12, these remittances grew by 20.2% at US$10.9 billion. The increase in remittances is largely attributed to the Government's efforts to divert remittances from informal to formal channels. Data on remittances suggests that the monthly average for the period of July-April 2011-12 stood at $ 1.09 billion as compared to $ 0.90 billion during the corresponding period of last year.

Fiscal Development:

- Government continued its efforts to broaden the tax base and simplifying the tax structure. Efforts are underway to move towards two main taxes, i.e. income tax and sales

tax. As a result, Special Excise Duties and Regulatory Duties have been abolished. A three year plan to phase out Federal Excise Duties is under implementation. Capital Gain Tax has been levied on sales of securities in the stock exchange. Sales Tax imposition and zero rating have been withdrawn on all items including textile, leather, fertilizer, pesticides, sports goods and tractors except food items, health, education and agriculture products. The Government has strengthened automated e−filing and electronic payment and refund system to ensure speedy settlement of refund claims. For this, a centralized sales tax refund cheque issuance system is now operational in the Federal Board of Revenue. Broadening the tax base identifying potential taxpayers has remained a key focus for which a dedicated unit has been established in the FBR. These efforts are now paying dividend. Federal Board of Revenue target for 2011−12 was set at Rs.1952 billion. Sir, at that time the Opposition members had objected that this amount of Rs.1952 billion is not achievable. Sir, during last ten months, tax collection stood at Rs.1,426 billion against Rs.1,149.8 billion in the comparable period of last year, showing an increase of 24 percent. Although some economists shown concern on achieving these figures. It does not include Rs.19 billion collected by the Government of Sindh on GST services.

- Efforts are being made to manage the fiscal deficit within acceptable level through an expenditure management system, measures and reforms in public sector enterprise. The Government is committed to simplification of tax regime, broadening the tax and mobilizing domestic

resources. The operational expenditure of the federal ministries was reduced by 20%. A general ban was placed on recruitment and purchase of durable goods. Official transport assigned to entitled officers of BS-20 to 22 is to reduce expenditure of POL and repair and maintenance as well. Subsidy expenditure was rationalized. As a result of these efforts, overall fiscal deficit was at 5% of GDP in July-April 2012 against 5.5% of GDP of the comparable period of last year.

Trade and Payments:

- The Government pursued vigorously to secure concessional duties package on 75 items from the European Union. The World Trade Organization approved the package this year. It is expected that this will boost Pakistan's exports to European Union, one of the major trading partners of Pakistan. Exports witnessed a strong performance last year attaining the highest level ever of US$25 billion showing a growth of 30%. Sir, in 2011, our target for exports was 22 billion but 25 billion was achieved because of the higher cotton and textile prices in the world.
- Despite euro zone crisis, impacting the demand for Pakistani goods, Pakistan has successfully maintained its exports at last year's levels until April this year.

(interruption)

Senator Gul Muhammad Lot: Sir, it contains figures and that is why I am reading this.

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ points دیکھ رہے ہیں۔

Senator Gul Muhammad Lot: Sir, exports during July-April 2012 were US$20.5 billion as compared to US$20.46 billion

last year. Afghan Transit Trade Agreement has encouraged formal trade between Pakistan and Afghanistan, the volume has risen to around US$2.5 billion annually. Sir, efforts are underway at the moment to formalize Free Trade Agreements and Trade Agreements with many countries. It will help boosting Pakistan's exports.

- Sir, Imports grew by 14.5 percent and stood at US$33.1 billion during July−April 2012. The current account deficit stood at US$3.4 billion in the same period. It was largely due to the result of high oil prices and import of fertilizers.
- Pakistan has witnessed some geographical diversification in exports. During 2005−06, 47.2 percent of the country's exports were concentrated in five markets (USA, UK, Germany, Hong Kong and U.A.E.) and the remaining share of all other countries was 52.8%.......

(interruption)

Senator Gul Muhammad Lot: Sir, he cannot interfere me. I am commenting from my side, sir. He is unnecessarily trying to make a fuss.

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ مہربانی کرکے بیٹھ جائیں۔ آپ ان کو interrupt نہ کریں۔

Senator Gul Muhammad Lot: Sir, everybody has the figures. I am reading the figures.

Sir, from 2005 to 2006, there was a decline in these five markets. Now, today, our exports on these five markets are much higher than previous six years and this is due to the Government's policy and framework from 2009 to 2012 resulting increased export to China, Afghanistan and Bangladesh.

The government set the GDP growth target at 4.3% under the Annual Plan for 2012-13 with contribution of agriculture at 4.0% manufacturing 4.1% and services sector at 4.6%.

The growth during the next fiscal year will largely depend upon recovery in the large-scale manufacturing (LSM) sector to capitalize its existing ideal capacity. Stemming from the "Framework of Economic Growth", the strategy of the Annual Plan seeks acceleration of growth through improvement in productivity.

The government expects higher growth prospects in 2012-13 even without injecting fresh investment because industry is running at below 50% capacity. This ideal capacity could be used for boosting growth in the short-run but in the long-run key reforms need to be pursed.

Agriculture:

An allocation of Rs.405 million in the year 2012-13 has been made for projects in the areas of bio-technology, hybrid seed production for enhanced crop production, agriculture research and development.

Water:

Government has kept Rs.38.2 billion for irrigation projects system. We are working on many dams at the moment and Government is very serious to solve the problem of the water in the country.

Savings and Investment:

The investment is targeted to improve from current level of 12.5% to 13.1%. Both public and private investments are likely to contribute on this improvement. Fixed investment will inch up from 10.9% to 11.5% of GDP. National savings are likely to improve slightly from 10.8% in 2011-12 to 11.2% in 2012-13.

Sir, yesterday Opposition Leader Mr. Dar was talking about the Thar Coal. Sir, I am from Thar and in Thar, Government initiated has initiated efforts to produce electricity by digging out that coal which is millions of tones. Sir, the problem with that coal is that in first 30 meters we have water and then after that about 120 meters there is a mud which has some saltish water and they think that that saltish water is coming from *Run of Kuch* and because of that saltish water it is very difficult to dig out that coal. Therefore, the Government has decided to go for the gasification and now we are working on that and in this budget Rs.150 billion has been kept for gasification project on Thar Coal.

Monetary Development:

Monetary expansion for 2012−13 will be determined by emerging domestic and external demand. The considerable improvement in the net foreign assets and thus monetary expansion will come from net domestic assets. The Government will release more resources for the private sector by lowering its financial needs.

Inflation:

The target of CPI inflation is set at 9.5 percent for 2012−13 as against expected inflation of 11% for 2011−12. Sir, when our Government came in 2008, 23% of inflation rate was in the country at that time and after that we have continuously worked to bring down the inflation rate and we were working on to bring it to single digit. Actually in 2011−12 we wanted to bring inflation rate into single digit but we were able to bring it to 11.1% and we are hoping that this year we will bring it to single digit to 9%.

Manufacturing:

Strategic focus of manufacturing sector would be on innovation and efficiency; technological upgradation; infrastructure

development, research in development activities. An amount of Rs.2 billion has been allocated for manufacturing sector only.

Environment:

An amount of Rs.150 million has been kept for Climate Change for capacity building of the environment related institutions and human resource development.

Transport:

An allocation of Rs.75.2 billion has been earmarked for Pakistan Railways, PIA and other transport units to provide facility to the citizens of Pakistan.

Taxes:

The Government set the target of Rs.2381 billion as tax revenue for fiscal year 2012-13 as compared to Rs.1952 billion during 2011-2012. Sir, revenue from direct taxes has been estimated at Rs.2503.575 billion with project revenue of Rs.914 billion from income tax.

Indirect taxes, which consists of customs, sales tax and federal excise are estimated to be Rs.571.575 billion. A break-up of revenue receipts from indirect taxes shows that revenue from customs would be Rs.247.5 billion, Sales Tax Rs.1076.5 billion and Federal Excise Rs.125 billion.

The estimated tax revenue for 2012-13 is Rs.2503.575 billion, which reflects an increase of 23.7% over the revised estimates of 2011-12. Non-tax revenue has been projected at Rs.730.331 billion in 2012-13 as compared to Rs.512.184 billion in revised estimates of 2011-12.

Sir, at this level, the non-tax revenue is higher by 42.6% when compared with last year. The target of Rs.147.38 billion has been reserved for oil and gas revenues which include Rs.31 billion

as gas development surcharge. Rs.22.5 billion retained on local crude oil, Rs.22 billion as royalty of crude oil, Rs.36 billion as royalty on natural gas, Rs.30 billion gas infrastructure development and Rs.5.3 billion as windfall levy against crude oil.

Net federal revenues are estimated at Rs.1.775 billion for next fiscal year, 16.1 percent higher as compared to Rs.1,529 billion for the current fiscal year. The budget deficit estimated at Rs.1185 billion is projected to decline to 4.7 percent with an estimated provincial surplus of Rs.80 billion. The Government has further revised upward the budget deficit for the current fiscal year to 5.5 percent of GDP, excluding debt consolidation of Rs.391 billion, which is 1.9 percent of GDP on account of electricity and commodities operation. An amount of Rs.70 billion, Sir, we all are proud of Benazir Income Support Programme in Pakistan. Hundred of thousands of poor ladies are getting benefits from this Shaheed Chairperson Income Support Programme and thousands of people under the *Rozegar Scheme* have got rickshaws, tractors and other instruments so that they can pass their lives and they can provide better life to their children also.

Sir, as compared to last year this year we have 70 billion rupees for the poor ladies and poor families of Pakistan under this scheme. Sir, from 19−22 percent sales tax slashed to 16 percent; federal excise duty (FED) eliminated on 10 items and customs duty reduced from 35 to 30 percent on 293 items. A number of tax relief measures have been taken for the business community as well as general public. In case of business community the rate of minimum tax is proposed to 0.5 % from 1% on gross turnover. The relief measure would cause revenue loss of Rs.11 billion. This relief has been given to those businessmen who have a very small business who could not afford to pay one percent tax.

Sir, the basic exemption limit has been raised for salaried and business individuals to Rs.400,000 and the existing slabs have been reduced from 17 to 5 only. These concessionary measures will exempt 64,420 taxpayers employees besides reducing the effective tax rates and providing relief to the entire salaried and business community. The FBR will suffer a revenue loss of Rs.4.5 billion by providing relief to salaried class.

Sir, the advance tax @ 0.2% is withheld on cash withdrawal from banks where such withdrawal exceeds Rs.25,000 in a day. It has been proposed that the said limit of cash withdrawal is to be enhanced to Rs.50,000 per day which will give a help to business community so that they will not be able to pay this tax of 0.2% on withdrawal of 25,000 rupees.

It has been observed that the banks investment in capital market and in return dividend received by banks is taxed @ 10%. In order to eliminate the tax collection, it is proposed that dividend received by banks from money market funds and income funds are to be taxed progressively for a period of two years (for tax year 2013 @ 25% and for tax year 2014 as 35 percent.

To promote investment in securities and insurance sectors, the limit of investment eligible for tax credit is being enhanced from 15% to 20% of the taxable income.

The existing limit of investment of Rs.0.5 million in securities or insurance premium is also being increased to Rs.1.0 million. The retention period of securities is also being reduced from three to one year.

Sir, now I would like to give some suggestions to improve the business conditions in our Pakistan.

1. There is a need to control law and order situation in the country so as to continue business activities smoothly.

2. Policies to be framed to attract foreign investment as much as possible in Pakistan since there is a decline of foreign investment in Pakistan because of the law and order situation mainly and we have to build the confidence level of foreign investors in Pakistan.
3. Sir, we need to increase the production of Electricity, to control the load shedding and increase of industrial production,
4. Sir, efforts be made to enhance exports and target should be made to achieve close to $40.00 million in next 2 to 3 years at maximum and in this regard India and South Africa can be good markets for Pakistan.
5. Non−development Expenses be curtailed to great extent and focus be made only on development expenditure.
6. Infrastructure facilities be improved throughout the country.
7. Rate of Inflation to be controlled by controlling internal and external borrowings.
8. Federal Board of Revenue needs to strictly monitor financial policies and make all possible efforts to increase tax net. Sir, at the moment in our country, the tax net is only 1.1%. whereas in our neighboring countries they have tax net from 7 to 10 percent. So, we really need to increase our tax net, unless we increase our tax net, we cannot achieve those goals and targets which we need to achieve in next few years.

Sir, I conclude and I would like to submit that although to meet the budgetary target is very challenging job and very tough task as well but with good governance and proper monitoring of fiscal measures that same is not impossible and I am sure that Government would not leave any stone unturned to achieve the

revenue targets and for that purpose every individual has to play his role for the betterment of the country and fulfil the dreams of our Shaheed Chairperson Mohtarma Benazir Bhutto who sacrificed her life for democracy and to provide respectable life to the poor in Pakistan.

Sir, at the end I would like to say that there is the tradition that whenever budget comes, the Opposition always objects and they always criticize on the budget. Sir, it is their right but here I will like to remind Mr. Dar, he is my colleague, he is my friend and I have great respect for him but when he was our Finance Minister in 2008, for a short period, he has declared Pakistan as a country who have no money and like a bankrupt country and mostly in their speeches the Opposition is showing the picture of Pakistan so bleak. Sir, our situation is not as bleak as it has been projected by the Opposition.

Sir, although it was declared from their side that Pakistan is bankrupt but Peoples Party government, -----

جناب قائم مقام چیئرمین: لاٹ صاحب! یہ پرانی باتیں ہیں،
Please come with new suggestions.

Senator Gul Muhammad Lot: Sir, my point is that although they declared the country as bankrupt country but still we have given five budgets and we have shown that country can be run

continuously fifth کہا گیا تھا اس میں آج ہم نے bankrupt کو country اور جس and *Insha Allah* this is Peoples' Party government پیش کیا ہے budget which will convert Pakistan into a welfare state. Thank you very much, sir. Pakistan Zindabad!

Mr. Acting Chairman: Thank you, Jehangir Bader *Sahib*.

سینیٹر ایم حمزہ: جناب چیئرمین! اس حکومت کے سربراہ جناب یوسف رضا گیلانی ہیں اور صدر آصف زرداری ہیں، ان کی موجودگی میں یہاں میں تقریر کرنے پر مجبور ہوا ہوں ورنہ سپریم کورٹ نے تو جناب یوسف رضا گیلانی کو مجرم قرار دیا ہے اور ان کو سزا دی ہے۔ وہ اتنے سخت جان ہیں اور ان کی پارٹی بھی اتنی سخت جان ہے کہ وہ اس کے باوجود آج تک اس ملک پر وزیراعظم کے طور پر مسلط ہیں۔ ہم ان کو وزیراعظم نہیں مانتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ بجٹ پر تقریر کیجیے۔

سینیٹر ایم حمزہ: یہ بہت اہم بات ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ constitutional باتیں ہیں۔ آپ بڑے پرانے سیاستدان ہیں۔

I have got a lot of regard for you but please be specific on the budget.

سینیٹر ایم حمزہ: جس ملک کے صدر کے بارے میں یہ الزام ہو کہ اس نے اپنے اثاثے سوئزرلینڈ میں رکھے ہوئے ہیں اور سپریم کورٹ یہ کہے کہ وہ اثاثے لائے جائیں اور وہ سپریم کورٹ کے فیصلے کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: راجوانہ صاحب! دیکھیں آپ سمجھ دار شخص ہیں۔ ہاؤس کو in order ہونا چاہیے۔ سعیدہ اقبال آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔ حمزہ صاحب آپ بجٹ پر specific ہو جائیں۔ آپ legal باتوں کو یہاں نہ رکھیں۔ آپ بجٹ پر آئیں۔ اگر آپ نے بجٹ پر تقریر کرنی ہے تو آپ بجٹ پر تقریر کر لیں otherwise you have no right to criticize the President or the Prime Minister.

سینیٹر ایم حمزہ: جناب! صدر کا عہدہ بھی موجود ہے اور اس بجٹ میں گنجائش رکھی گئی ہے کہ ان کے سارے اخراجات ہم برداشت کریں۔ ان کا جو کچھ بھی کردار ہے، ہم اس کو بے نقاب کریں گے۔ جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ ابھی مجھ سے پہلے میرے معزز ساتھی تقریر فرما رہے تھے کہ پاکستان کی معیشت بہت ترقی کر رہی ہے۔ ہماری حالت یہ ہے کہ ۱۹۹۹ء میں ہمارے تیس ارب ڈالر کے قرضے تھے۔ وہ تیس ارب ڈالر کے قرضے اب ساٹھ ارب ڈالر ہو گئے ہیں۔ ایک ڈالر کی

قیمت اب 94 روپے ہو گئی ہے۔ اس سے بڑھ کر پاکستان کی معاشی حالت کیا خراب ہو گی۔ آپ اندازہ لگائیے کہ بہت ہی اچھے پروگرام جاری کیے گئے۔ کل اسحاق ڈار صاحب ہی فرما رہے تھے کہ ہم نے غریبوں کی مدد کے لیے قومی سپورٹ پروگرام بنایا۔ ہم نے چار سال میں اس پر ایک سو اٹھہتر ارب روپے خرچ کیے ہیں۔ یہ بہت اچھا پروگرام تھا لیکن بد قسمتی ہے کہ جن لوگوں کے پاس یہ اختیارات جاتے ہیں، وہ لوگوں کی خدمت کرنے کی بجائے، یہ رقومات غریبوں تک پہنچانے کی بجائے، اسی سینیٹ میں اس بات کا اعلان ہوا ہے، ثبوت دیا گیا ہے کہ جن لوگوں میں یہ رقومات تقسیم کی گئی ہیں، ان میں ساڑھے سات لاکھ لوگ جعلی تھے۔ اب اندازہ لگائیے کہ قومی دولت، جسے مستحق لوگوں میں تقسیم کرنا تھا، اسے ہم اللے تللے طریقے سے ضائع کر رہے ہیں۔ ہماری نالائقی یہ ہے، جب ہم نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ جو کام بھی ہم نے کسی کے سپرد کرنا ہے، بجائے اس کے کہ ہم اہل، دیانتدار، محنتی، خدا ترس لوگوں کے سپرد یہ کام کریں، ہم بددیانت لوگوں، جیالوں کو وہاں مقرر کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا ہے کہ حکومت جو ادارے چلا رہی ہے، چاہے وہ سٹیل ملز ہے، چاہے پی آئی اے ہے، حکومت کے زیر تحویل چلنے والے جتنے ادارے ہیں، ان میں چار سو ارب روپے کا خسارہ ہے۔ اس سے بڑھ کر اس حکومت کی ناکامی اور کیا ہو گی۔ میں حیران ہوں کہ یہ حکومت کس طرح اقتدار میں ہے۔ اگر قوم ان کے خلاف احتجاج کرے، وہ ایک دن بھی اگر اقتدار میں ہیں تو اس قوم پر ان کا بہت بڑا بوجھ ہے ۔ آپ اندازہ لگائیے، بجائے اس کے کہ یہ اپنا ٹیکس نیٹ زیادہ پھیلاتے، احسن طریقے سے ٹیکس اکٹھا کرتے۔ جہاں کہیں ٹیکس کی کمی ہوئی، پہلے انہوں نے سٹیٹ بینک سے تین سو ارب روپے کے قرضے لیے تھے لیکن پچھلے ایک سال میں یہ رقم نو سو انتالیس ارب روپے تک پہنچ گئی ہے۔ نو سو انتالیس ارب روپے میں جب کبھی کمی آئی، بجائے اس کے کہ اسے ٹیکس سے پورا کیا جائے، احسن طریقے سے طاقتوروں سے لے کر غریبوں پر خرچ کریں، indirect tax اور نوٹ چھاپنے کا طریقہ انہوں نے اختیار کیا ہوا ہے جو غریبوں پر بد ترین قسم کا ٹیکس ہے۔ اس وقت انہوں نے جو رقم بینکوں سے قرض لی ہوئی ہے، یہ جی ڈی پی کا اٹھاون اعشاریہ دو فیصد ہے۔ یہ بالواسطہ ٹیکس ہمیشہ regressive ہوتے ہیں۔ ان کا کمزوروں پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ ہم نے ایک بڑا آسان طریقہ اختیار کیا ہوا ہے۔ جب کبھی ٹیکس میں کمی واقع ہوتی ہے تو ہم indirect tax لگاتے ہیں۔ چاہے آپ سیلز ٹیکس کی صورت میں لگائیں، پٹرول پر لگائیں، یہ بالواسطہ ٹیکس ہماری معیشت پر بہت بڑا بوجھ ہیں اور اس حکومت نے جو طریقہ اختیار کیا ہوا ہے وہ پاکستان کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔ ایک طرف تو یہ بات کرتے ہیں کہ ہم غریبوں کے خیر خواہ ہیں۔ دوسری طرف، ٹیکس

لگانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپ امیر، خوشحال لوگوں سے ٹیکس لے کر غریبوں پر خرچ کریں، انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہوا کہ غریبوں کا خون چوس لیا جائے اور اسے اللوں تللوں پر خرچ کر دیا جائے۔ آپ کو پتا ہے کہ اس ملک میں زراعت کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے لیکن ہمارے حکمرانوں نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ ہم زرعی آمدنی پر ٹیکس نہیں لگائیں گے۔ نہ زرعی آمدنی پر ٹیکس ہے، نہ اس کی منتقلی پر کسی قسم کا ٹیکس ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ سارے کے سارے ٹیکس ہم indirect taxes کی صورت میں لوگوں سے وصول کر رہے ہیں۔ اس سے بڑی غریبوں، پاکستان کے اٹھارہ بیس کروڑ لوگوں سے کیا زیادتی ہو سکتی ہے۔ آپ یہ بات سن کر حیران ہوں گے۔ یہ ملک زرعی ملک ہے۔ پچھلے سال کھاد پر subsidy دی گئی۔ پچھلے سال کھاد بہت کم مقدار میں بن سکی کیونکہ گیس کی کمی تھی۔ ہم نے اربوں روپے کی کھاد باہر سے درآمد کی۔ اس پر چوالیس ہزار نو سو بیاسی ملین روپے خرچ ہوئے لیکن حالت یہ ہے کہ اتنی بڑی subsidy دی گئی۔ چوالیس ارب روپے کی باہر سے درآمد کی گئی لیکن اس کھاد کی قیمت کا فائدہ دولتمندوں کو پہنچا، وزیروں کو پہنچا، ان کے ایجنٹوں کو پہنچا، عام کاشتکاروں کو کھاد سولہ سو، اٹھارہ سو، انیس سو روپے فی بوری ملتی رہی۔ اس سے بڑی زیادتی کیا ہو سکتی ہے کہ ہمارے ہاں ایک لوٹ مار فرٹیلائیزر کارپوریشن ہے، ہمارے علاقے کے ایک آدمی کو اس فرٹیلائیزر کارپوریشن کا چیئرمین بنا دیا گیا ہے۔ اس ملک کی بدقسمتی یہ ہے کہ زرداری کا وہ یار ہے۔ اس کے سپرد یہ عہدہ کر دیا گیا ہے اور ہمارے علاقے میں لوگوں کو صحیح نرخوں پر کھاد نہیں ملی اور سینکڑوں لوگوں کو انہوں نے فرٹیلائیزر کارپوریشن میں بھرتی کر لیا ہے۔ بھرتی کا طریقہ یہی ہے، جو ان کے پاس جائے وہ بھرتی ہو جاتا ہے۔ اس ملک کی تباہی کی وجہ یہ ہے کہ ہم جن لوگوں کو بھرتی کرتے ہیں، ان کو صلاحیت، قابلیت اور دیانت کی بنیاد پر بھرتی نہیں کرتے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ حکومت کے پاس جتنے بھی ادارے ہیں وہ سب خسارے میں جا رہے ہیں اور قوم کو فائدے کی بجائے نقصان پہنچ رہا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ load shedding کیوں ہے؟ وزیر اعظم نے برسر اقتدار آتے وقت کہا تھا کہ سب سے پہلے ہم load shedding ختم کریں گے۔ آج حالت یہ ہے کہ لوگ load shedding کی وجہ سے بلبلا اٹھتے ہیں۔ پنجاب اور پختونخوا کے ہزاروں لوگ روز احتجاج کرتے ہیں۔ صنعتیں رک گئی ہیں۔ لوگوں کا جینا دوبھر ہو گیا ہے۔ کاروبار رک گئے ہیں۔ وہ division جس سے میں تعلق رکھتا ہوں یعنی فیصل آباد میں ہزارہا نہیں بلکہ لاکھوں لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں۔ ہماری power looms کی industry تقریباً بند ہو گئی ہے اور وزیر اعظم صاحب فرماتے ہیں کہ ہم ایک لاکھ لوگوں کو

روزگار دیں گے۔ تم ایک لاکھ لوگوں کو روزگار تو دو گے لیکن صلاحیت، قابلیت کی بنیاد پر نہیں بلکہ کئی اور جیالے بھرتی کر لو گے جبکہ کراچی، فیصل آباد، پنجاب اور سارے ملک میں لاکھوں لوگ بے روزگار ہو رہے ہیں۔ لوگوں کی معاشی حالت تباہ ہو گئی ہے اور لوگوں کا جینا دوبھر ہو گیا ہے، اس کی ذمہ داری اس حکومت پر ہے اور ان کی نااہلی کی وجہ سے load shedding ہے۔ آج یہ کیفیت ہے کہ یہ کہتے تھے کہ ہم 11800 mega watt بجلی پیدا کریں گے، اس میں سے صرف 300 mega watt بجلی تیار ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! آپ ان لوگوں کی تنگ نظری اور کوتاہ اندیشی کا اندازہ لگائیے کہ پنجاب حکومت نے نندی پور اور چیچو کی ملیاں میں 435 mega watt اور 535 mega watt بجلی کے project لگائے۔ بجائے اس کے کہ ان کی مدد کی جاتی اور کوشش کی جاتی کہ وہ جلد از جلد چلتے، اس میں رخنے ڈالے گئے، رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ اگر وہ چل جاتے تو اربوں روپے کا فائدہ ہوتا لیکن یہاں معاملہ ہی الٹ ہے۔ جناب چیئرمین! کیفیت یہ ہے کہ ہمارے current account کے اخراجات پہلے 547 ارب روپے تھے، اب 2692 ارب روپے ہو گئے ہیں۔ پہلے قرض 655 ارب روپے تھا، اب 726 ارب روپے ہو گیا ہے۔ ہمارا external debt 815 ارب روپے ہے، جناب! اس سے بڑی ہماری اور کیا ناکامی ہو سکتی ہے؟ آپ نے آج اخبار میں پڑھا ہو گا کہ ہماری حکومت کی معاشی حالت کتنی بری ہے۔ ایک طرف امریکہ drone attacks جاری رکھے ہوئے ہے، ان کو روکنے پر تیار نہیں ہے اور کہتا ہے کہ ہمارا حق ہے کہ ہم بے گناہ پاکستانیوں کو ماریں۔ پاکستان کی حکومت کہتی ہے کہ حملے رکنے چاہییں لیکن اس کے باوجود آج یہ حالت ہے کہ ہم اسی امریکہ اور IMF سے امداد کی بھیک مانگتے ہیں، قرض لیتے ہیں۔ میں یہ کہا کرتا ہوں کہ .beggars are never choosers ہم بھکاری ہیں، ہم اپنی مرضی سے کوئی چیز نہیں لے سکتے۔ ہم بھکاری ہیں، ہم مانگتے ہیں۔ اندازہ لگائیے کہ ہم IMF سے قرض لے کر اپنی حکومت کو چلاتے ہیں تو پاکستان کی یہ حکومت کیسی ہو گی؟

جناب چیئرمین! عام طور پر FBR کے estimates کو بڑھا چڑھا کر یہاں بیان کیا جاتا ہے۔ امن عامہ کی جو حالت ہے، جناب چیئرمین! آپ اس کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ کل ہمارے ساتھی طاہر مشہدی صاحب فرما رہے تھے کہ کراچی میں روز قتل ہوتے ہیں، بلوچستان ہمارے لیے ایک انتہائی خطرناک علاقہ بن گیا ہے۔ وزیراعظم وہاں دورے پر جاتے ہیں اور جس دن وہ تشریف لے جاتے ہیں، کوئٹہ میں پانچ آدمیوں کو سرعام قتل کر دیا جاتا ہے۔ سندھ میں بھی یہی کیفیت ہے اور پختونخوا کے علاقے

بھی محفوظ نہیں ہیں۔ ملک میں پیپلز پارٹی کی حکومت ہے، نہ اس کی معاشی حالت اچھی ہے اور نہ ہی امن عامہ کی حالت اچھی ہے۔ روز بروز غربت اور افلاس میں اضافہ ہو رہا ہے اور ان کے اللے تللے ایسے ہیں کہ وزیر اعظم کہتے ہیں کہ مجھے آپ اختیارات دے دیں۔ جو رقم ان کے صوابدیدی funds کے لیے مختص کی گئی ہے، وہ 37 ارب روپے ہے۔ جناب چیئرمین! ایسے شخص کو جو انتہائی غیر ذمہ دار ہے، جس کے پہلے صدر کے بارے میں آتا ہے کہ Switzerland میں اثاثے ہیں، اس کے بیٹے کا ایفی ڈرین کا scandal ہے۔ روز scandal ہی scandal سامنے آتے ہیں کہ ہماری قسمت میں یہ scandals ہی لکھے ہوئے ہیں اور ان کو اتنی بڑی رقم دینا کہ یہ اپنے صوابدید پر خرچ کریں، میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر پاکستان اور اس قوم کے ساتھ کیا ظلم ہو سکتا ہے۔

آپ کو ایک اور کیفیت بتاتا ہوں کہ وزیر اعظم کے پاس ان کی پارٹی کا جو آدمی بھی جائے، آپ جانتے ہیں کہ gas supply کی حالت اچھی نہیں ہے، ہمارے ملک میں کھاد اس وجہ سے بہت کم پیدا ہوئی لیکن یہ اپنی پارٹی کے لوگوں کو نوازنے کے لیے، ان کی پارٹی کا جو آدمی بھی ان کے پاس جاتا ہے، اس کے گاؤں کو صرف ووٹوں کے لیے گیس دے دیتے ہیں۔ ان کو ووٹ چاہییں، انہیں پاکستان نہیں چاہیے۔ یہ خوشحالی کے دشمن ہیں، یہ پاکستان کو خوشحال نہیں دیکھنا چاہتے۔ اپنے اختیارات کا غلط استعمال ان کا وتیرہ ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ میں صدر پر قربان ہو جاؤں گا، صدر کہتا ہے کہ میں اس پر قربان ہو جاؤں گا، دونوں ایک ہی قسم کی corruption میں ملوث ہیں اور اس سے بڑھ کر پاکستان کی بد قسمتی کیا ہو سکتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: حمزہ صاحب، شکریہ۔

سینیٹر ایم حمزہ: آپ شاید میری اس بات سے اتفاق کرتے ہیں، میں بیٹھ جاتا ہوں۔ آپ دل کی بات تو نہیں کہہ سکتے کیونکہ آپ کے پاس بڑا عہدہ ہے۔ میں آپ کا بہت ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے یہ معروضات پیش کرنے کی اجازت دی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بہت نوازش۔ حسیب صاحب۔

سینیٹر عبدالحسیب خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میری پارٹی MQM نے بڑا comprehensive shadow budget دے دیا تو مجھے بجٹ کے حوالے سے اس پر کوئی بات نہیں کرنی۔ آج میں بہت آسان، سادہ اور عوامی زبان میں، جو اٹھانوے فیصد لوگوں کی آواز اور زبان ہے،

اس میں آپ کو، ہندسوں کی زبان میں نہیں، غریب آدمی کی زبان میں بتاؤں گا۔ غریب آدمی جو یہ سمجھتا ہے کہ دو جمع دو، چار نہیں بلکہ دو اور دو، چار روٹی ہوتے ہیں۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ ہر معاملے میں ہماری intension کیا ہے، یہ بہت اہم ہوتا ہے۔ اگر نیت میں دیانت ہو تو عمل میں دیانت ہوتی ہے۔ ایک آدمی اگر چوری کرنا چاہتا ہے، اس کی نیت چوری کی ہوتی ہے، وہ گھر میں گھستا ہے اور جو چیز ملتی ہے، لے کر بھاگ جاتا ہے۔ اگر نیت ڈاکہ مارنے کی ہے تو وہ اس انداز میں آئے گا، بندوق لے کر آئے گا اور پورا گھر لوٹ کر لے جائے گا۔ نیت is very important کیونکہ اس کا تعلق ہمارے بجٹ سے ہے، اس لیے میں نے اس کا تمہیداً ذکر کیا کہ نیت کتنی ضروری ہوتی ہے۔ آج میں یہ بتاؤں کہ ہم کہاں کھڑے ہیں کیونکہ اگر ہمیں یہ پتا نہ ہو کہ ہم کہاں کھڑے ہیں، اگر ہمیں یہ پتا ہو کہ ہمارے ہاں تیل کے ذخائر ہیں، بہت پیسے ہیں، خزانہ بھرا ہوا ہے تو ہمارا conduct different ہوگا لیکن اگر یہ معلوم ہو جائے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں تو شاید ہماری آنکھوں میں آنسو آجانے چاہییں، ہمیں بات چیت نہیں کرنی چاہیے اور آنسو بہانے چاہییں کہ جہاں ہم اس وقت کھڑے ہیں۔ جناب چیئرمین! آج ہم تباہی کے دہانے پر کھڑے ہوئے ہیں۔ میں ایک پاکستانی ہوں اور پاکستان کے حوالے سے بات کرنا میرے لیے لازم ہے۔ ہم تباہی کے دہانے پر کھڑے ہوئے ہیں۔ .On the brink of collapse میں یہ ثابت کر سکتا ہوں لیکن مجھے اس کے لیے گھنٹوں چاہییں۔ بیرونی اور اندرونی قرضوں کے انبار ہیں اور انبار کے نیچے غریب آدمی دبا ہوا ہے۔ اسی فیصد لوگ جن کے پاس صحت ہے، نہ تعلیم، روزگار ہے اور نہ ہی روٹی ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے اپنی پانچ تجاویز دوں گا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے، اگر ہم بجٹ پر بات کریں تو یہ الفاظ کا گورکھ دھندا ہے اور ہندسوں کا گورکھ دھندا ہے، اس سے عوام کو روٹی نہیں ملے گی۔ عوام کو کس سے روٹی ملے گی، میں آپ کو پانچ اقدامات بتا رہا ہوں، اس House کو بتا رہا ہوں اور یہ House کی ذمہ داری ہے، اگر یہ سمجھتا ہے کہ یہ اقدامات کرنے لازمی ہیں تو پورے House کو میرا ساتھ دینا چاہیے۔ میں جو پانچ نکات پیش کرنا چاہتا ہوں، اس کے بغیر دنیا کا کوئی آدمی بجٹ نہیں بنا سکتا، کتنے Prime Ministers and Finance Ministers آجائیں، بجٹ نہیں بنا سکتے۔

جناب چیئرمین! میں شروع کرتا ہوں کہ میرا بجٹ کے حوالے سے کیا point ہے جسے آپ کو consider کرنا چاہیے، آپ کو سب سے پہلے ہر سطح پر corruption ختم کرنی چاہیے۔ یہ پانچ سوراخ ہیں، آپ کو یہ بند کرنے پڑیں گے، آپ نے اپنی ہڈیوں میں جو سوراخ کئے ہوئے ہیں، اگر آپ نے وہ

سوراخ بند نہ کئے تو آپ revenue collect کر کے ان سوارخوں میں ڈالتے رہیں، وہ نیچے سے نکلتا رہے گا۔ میرا پہلا point یہی corruption, corruption and corruption ہے کہ آپ کو سب سے پہلے ہر سطح پر corruption ختم کرنی پڑے گی جب یہ corruption ختم ہو جائے گی تو اس کے بعد یہ سوراخ بند ہو جائے گا۔ ہم اس میں جتنا revenue ڈالیں گے، وہ غریبوں کے کام آئے گا، غریبوں کی تعلیم کے کام آئے گا، غریبوں کے روزگار کے کام آئے گا اور روٹی کے کام آئے گا۔ جناب چیئرمین! اب اگر corruption ختم کرنی ہے تو سب سے پہلے FBR کے سوراخ کو بند کیا جائے، آپ کے 500 ارب بچیں گے، آپ کا 1185 کا deficit ہے، میں آپ کو surplus amount دے رہا ہوں۔ Tax payer and tax collector دونوں مل کر شکار کھیلتے ہیں، یہ دونوں اپنی، اپنی شکار گاہوں میں اپنے، اپنے شکار کھیلتے ہیں، آپس میں بانٹ لیتے ہیں، غریب مزید غریب ہو جاتا ہے، industry مزید خراب ہو جاتی ہے، آپ یہ FBR کا سوراخ بند کریں۔

جناب چیئرمین! دوسرا سوراخ کیا ہے، دوسرا سوراخ یہ ہے کہ ہر شخص کا محاسبہ کریں، powerful and well connected لوگ بڑے، بڑے محلات میں رہتے ہیں، بڑی، بڑی گاڑیوں میں گھومتے ہیں، اگر ان کے پاس NTN number نہیں ہے۔ میں آپ کو کیا بتاؤں کہ پتا نہیں، یہ پاکستانی ہیں کہ نہیں ہیں، بڑی، بڑی گاڑیوں میں گھومتے پھرتے ہیں، بڑے، مکانوں میں رہتے ہیں، اگر ان کے پاس NTN number نہیں ہے، کیا یہ پاکستانی ہیں یا پاکستانیوں کے بھیس میں کوئی اور لوگ ہیں۔ ان کا بھی محاسبہ کیا جائے، آج یہ فیصلہ کیا جائے کہ ان سے tax لیا جائے گا، ایک مرتبہ ان کو NTN scheme دے دیں کہ ان کے پاس جتنی property ہے، جتنی ان کے پاس گاڑیاں ہیں، اس پر tax ادا کر کے اس کو جائز کر لیں۔ آئندہ سے کوئی purchase مکان کی ہو، زمین کی ہو، property کی ہو، کسی قسم کا asset ہو اور گاڑیاں ہوں، وہ NTN number کے بغیر نہ دی جائیں۔ آپ یہ پیسا بچائیں، جناب چیئرمین! یہ دوسرا سوراخ تھا۔

تیسرا سوراخ وہ ہے جو ہم سب جانتے ہیں، پارلیمنٹ کا ایک، ایک آدمی جانتا ہے، ہم قومی ادارے، public enterprises کو پالتے ہیں، ہم جہاں پر ایسے لوگوں کو بٹھاتے ہیں جن کی نہ شہرت ہے، نہ تعلیم ہے، نہ expertise ہے، وہ اس کے chairman ہوتے ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے، میں یہ بجٹ پیش کر رہا ہوں کہ تمام public enterprises کے board کو آج تحلیل کر دیا جائے، نیا board تشکیل دیا جائے، آپ نے اس کے لیے کچھ نہیں کرنا، صرف اہلیت، شہرت

اورexpertise کی بنیاد پر نیا board constitute کرنا ہے جو اپنا Chairman اسی سے منتخب کریں گے، باہر سے نہیں آئے گا۔

جناب چیئرمین! میرا چوتھا point ہے کہ افغانtransit کی آڑ میںsmuggling عروج پر ہے، over invoicing ہر طرح کے کام ہو رہے ہیں، اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے، میں نہیں کہتا کہ افغان transit بند کر دیں، وہ ہمارے بھائی ہیں، ان کے ساتھ نئے انداز میں transit شروع کی جائے تا کہ کوئی چیز documented ہو، آپ کو اسے بھی دیکھنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین! پانچواں اور آخری سوراخ ہم جس سے ڈسے جاتے ہیں، وہ IMF ہے، جناب چیئرمین! آپ مجھے بتائیں کہ پاکستان کے علاوہ دنیا میں کوئی ایسا ملک ہے جس کو IMF نے قرضہ دیا ہو اور وہ پنپا ہو، ہم سے یہ لعنت جتنی جلدی ختم ہو گی، پاکستان اتنا جلدی بہتر ہو جائے گا۔ جناب چیئرمین! میں نے آپ کو پانچ سوراخ بتائے ہیں جو ہمارے پیندے کے اندر ہیں، ہم جو کچھ ڈال رہے ہیں، وہ باہر نکل رہا ہے، آپ کتنا revenue collect کر کے ڈال دیں، وہ نکل جائے گا، یہ پانچ سوراخ بند کریں۔ میں آپ کو بجٹ کے حوالے سے صرف 6 proposals دے رہا ہوں کہ آپ نے کیا کرنا ہے تا کہ آپ کے پاس مزید revenue آجائے۔ ان پانچ سوراخوں کو بند کر دیا جائے۔ میں آپ کو 2000 ارب روپے دے رہا ہوں جس سے آپ کا 1185 کا deficit پورا ہو جائے گا اور آپ کے پاس 950 ارب روپے ہوں گے، اس کے علاوہ آپ کی جو آمدنی ہو گی، میں اس کی طرف جا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین! میں صرف چھ تجاویز دے رہا ہوں۔ نمبر ایک ہے کہ income tax ہر اس شخص پر نافذ کیا جائے جس کی آمدنی ایک حد جو Government مقرر کرتی ہے، اس سے تجاوز کرے، ہر آدمی چاہے وہ دکاندار ہو، پان والا ہو، agriculturist ہو، اس سے ہر حال میں income tax وصول کیا جائے، no exemptions, please, no exemptions. No.2 ہے۔ پتا نہیں کہ ہم نے یہ کہاں سے سیکھ لیا ہے کہ sales tax بڑھا کر پیسے لے لیں۔ پیسے sales tax بڑھا کر نہیں لئے جاتے، sales tax کم کر کے net کو بڑھایا جاتا ہے۔ میری پارٹی نے تجویز دی تھی کہ اس کو 16 سے 12% دے دیں، net بڑھے گا، آپ کی آمدنی 16% سے زیادہ ہو گی، ہماری بات نہیں مانی گئی۔ جناب چیئرمین! میں یہ بات record پر لانا چاہتا ہوں کہ ہمیں بجٹ پیش کرنے کی ضرورت تھی، یہ کام Opposition کا ہوتا ہے، ہم نے یہ بجٹ اس لیے پیش کیا ہے کہ ہم سے مشورہ نہیں کیا گیا حالانکہ ہم اتحادی تھے، ہم سے مشورہ نہیں کیا گیا، ہم اپنا بجٹ لے کر آگئے، ہم نے لا کر پیش کر دیا، اس پر بھی

کچھ نہیں ہوا، وہی 16% رکھ لیا گیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ کم از کم 12% ہو، میں تجویز دوں گا کہ اس سے بھی کم کیا جائے، اس سے فرق کیا پڑے گا، ایک عام آدمی تک چیزیں سستی پہنچیں گی، دوسرا فائدہ یہ ہو گا کہ اس سے net بڑھے گا، آمدنی زیادہ ہو گی۔

جناب چیئرمین! تیسرا point ہے کہ direct and indirect tax کی ratio تمام دنیا میں کیا ہوتی ہے، ہمارے ہاں کیا ہے، ہمارے ہاں indirect tax 65% ہے، یہ ظلم ہے، آپ سارا بوجھ غریب عوام پر ڈال دیتے ہیں جس کے پاس نہ روٹی ہے، نہ تعلیم ہے اور نہ صحت ہے۔ آپ اگر ایک دم کم نہیں کر سکتے، لہذا، اب اس کو 50% پر لایا جائے، اس کو اگلے سال 50% سے 40% کیا جائے، direct tax بڑھایا جائے، indirect tax 50% اب رکھا جائے، اس کے بعد ہر سال کم کیا جائے اور اس کو 35% پر لایا جائے جو کہ بالکل reverse ہے کیونکہ اس وقت direct tax 35% ہے اور indirect tax 65% ہے، یہ ظلم ہے، یہ عام آدمی پر ظلم ہے، 98% لوگوں پر ظلم ہے۔

جناب چیئرمین! میرا چوتھا point اٹھارہویں ترمیم کے بارے میں ہے، اس کے تحت صوبوں کو بہت سی ministries transfer ہو گئیں، آپ کے خرچے اتنے کے اتنے ہی ہیں، اگر Federal کے خرچوں میں کمی نہ کی گئی اور کوئی مثال قائم نہیں کی گئی تو اس کا impact down the line ہر آدمی تک چلا جاتا ہے پھر ہر آدمی عیاشیاں کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ Federal expenses کو صوبوں کی طرف منتقلی کے بعد صحیح انداز میں کم ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین! پانچواں point ہے۔ ہم نے تجویز دی تھی کہ پیٹرول پر بھتہ ٹیکس ختم کر دیا جائے، آپ پیٹرول پر بھتہ ٹیکس وصول کرتے ہیں اس کا اثر down the line ہر چیز پر پڑتا ہے، cost of business بڑھ جاتی ہے، industries بند ہو جاتی ہیں، آپ one time لے کر اپنے خرچے پورے کر رہے ہوتے ہیں، یہ آپ نے 22% ,20% کیوں لگایا ہوا ہے، اسے ختم کیا جائے، یہ ظلم ہے۔

چھٹا پوائنٹ یہ ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ غریب کو روٹی، تعلیم، صحت اور روزگار ملے تو آپ کے پاس کوئی choice نہیں ہے کہ انڈسٹری کو revive کریں، industry is at the verge of collapse. اس کو revive کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بیٹھ کر مشورے کیے جائیں، تمام duties and levies ختم کی جائیں۔ اب ہوتا یہ ہے کہ میں ایک مشین لانا چاہتا ہوں، اس پر

آپ نے sales tax 15% لے لیا، آپ کا کام ختم ہو گیا لیکن میں مشین سے کما کر پچاس سال تک tax 10% دیتا رہوں گا۔ انڈسٹری کو revive کرنے کے لیے ہنگامی اقدامات کیے جائیں۔

میرا آخری پوائنٹ یہ ہے کہ ہمارا ملک پاکستان دولت سے مالامال ہے، یہ خدا کا عطیہ ہے۔ زمین کو کھودا جائے، پہاڑوں کو کھودا جائے، اس میں value add کی جائے، اس کو export کیا جائے، پیسے کمائے جائیں۔ بلوچستان کے پہاڑوں میں ماربل بھرا ہوا ہے اور اسی پہاڑ کے نیچے غریب لوگ دم توڑ رہے ہیں۔ شرم کی بات ہے کہ ہم اپنی چیزوں کی value add نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین! میرے پانچ نکات اور چھ تجاویز جو کہ ٹوٹل گیارہ ہیں اگر اس پر حکومت نے عمل کیا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم IMF کی لعنت سے چھوٹ جائیں گے۔ میں نے خاص طور پر power کا اور law and order کا ذکر نہیں کیا کیونکہ یہ بہت ہی معمولی مسئلے ہیں۔ جب میں آپ کو ان پانچ اور چھ گیارہ سے کما کر 3000 ارب دے رہا ہوں تو اس میں سے بہت بڑی رقم power sector کے لیے مختص کی جاسکتی ہے اور power sector کا مسئلہ سالوں، مہینوں میں نہیں دنوں میں حل ہو سکتا ہے۔ آپ دوسرے projects پر 24 گھنٹوں میں عمل درآمد کیجیئے، مسائل حل ہو جائیں گے۔

آخری بات کہہ رہا ہوں کہ law and order آج ختم ہو سکتا ہے اگر آپ نے امریکہ کے ساتھ برادرانہ تعلقات اس حد تک ختم کر لیے کہ وہ ہماری سرحدوں اور ہمارے ملک میں دخل نہ دے اور ہمیں dictate نہ کیا جائے۔ ہمارا ملک sovereign ہے، پھر نہ یہاں پر ڈرون حملے ہوں گے اور نہ یہاں پر کوئی law and order کی situation create ہو گی۔ ہم سب پاکستانی ایک جگہ بیٹھ کر ایک دن میں فیصلہ کر سکتے ہیں۔ تمام صوبوں کی محرومیاں دور کر دیجئیے تو تمام صوبے اکٹھے ہو جائیں گے اور پاکستان مضبوط ہو جائے گا۔ میری اللہ سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو، ہماری گورنمنٹ کو، تمام صاحب اقتدار لوگوں کو یہ توفیق دے کہ وہ corruption کے 2000 ارب روپے قومی خزانے میں جمع کرائیں، ملک کو نہ لوٹیں، اسے غریبوں اور انڈسٹری کے لیے مختص کر دیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی طلحہ محمود صاحب۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: جناب چیئرمین! میرا point of order ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: Point order آخر میں لیں گے۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: یہ بہت ضروری ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ٹھیک ہے۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ یہ ایک انتہائی اہم بات ہے، کل سے ایک معاملہ چل رہا ہے اور سپریم کورٹ نے رحمٰن ملک صاحب کے بارے میں ایک فیصلہ کیا ہے کہ ان کے پاس dual nationality تھی تو انہیں suspend کر دیا گیا ہے۔ اب ہونا یہ چاہیے تھا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی توقیر کی جاتی، ویسے تو پہلے بھی نہیں کی گئی لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے خبر آئی ہے کہ انہیں مشیر بنایا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: خان صاحب! یہ subjudice معاملہ ہے۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: میں تو عدالت کی بات نہیں کر رہا، میں تو اس فیصلے کی بات کر رہا ہوں کہ ان کی suspension ہو گئی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ میری بات سنیں، I want to clarify certain things to you. آپ نے پڑھا ہے، میں نے بھی پڑھا ہے اور ایوان نے بھی پڑھا ہے کہ Rehman Malik *sahib* has been disqualified from the Court, یہ ان کی عارضی معطلی ہے۔ آپ اس بات کو رہنے دیں۔ جی طلحہ محمود صاحب۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: مجھے سن لیں ورنہ ہم walkout کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: Walkout تو آپ ویسے بھی کریں گے۔ آپ اپنی بات سنا کر walkout کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: چلیں رحمٰن ملک صاحب پر ایک شعر سن لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: Please طلحہ محمود صاحب۔ آپ اپنی تقریر شروع کیجئے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب! شعر سن لیں۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: [XXXXXXX]

(اس موقع پر مسلم لیگ (ن) کے اراکین ایوان سے walkout کر گئے۔)

---

* [xxx Words expunged by the order Mr. Acting Chairman.]

Mr. Acting Chairman: It is not a part of the debate.

یہ کارروائی کا حصہ نہیں ہے۔ جی طلحہ محمود صاحب۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: اَعُوْذُبِا للّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے آپ کو اس حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ پانچواں بجٹ پیش کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں اس بات کو مانتا ہوں کہ یہ ایک جمہوری عمل ہے اور اس کو مضبوط ہونا چاہیے لیکن اس وقت عوام میں بہت زیادہ مایوسی ہے اور امیدیں کم ہیں۔ جہاں تک میں نے بجٹ دیکھا ہے تو یہ اعداد و شمار کا گورکھ دھندا ہے۔ اس میں مجھے public کے لیے کوئی بہتری نظر نہیں آئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ صرف اور صرف عوام کو بےوقوف بنانے کی کوشش ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اگر ہم چاہیں تو یہی بجٹ ہم ایسا بنا سکتے ہیں کہ اس بجٹ سے عوام کو حقیقی relief ملے۔ میں مانتا ہوں کہ ایک دن میں ایسا نہیں ہو سکتا لیکن کچھ عرصے میں بہتری آسکتی ہے۔ وہ بہتری اسی وقت آئے گی جب آپ ایسی policies دیں گے جو عوام کے حق میں ہو۔ میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ اس وقت جو ملک میں بدحالی اور معاشی مسائل ہیں اس کی ذمہ دار صرف اور صرف حکومت ہے۔

بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام، کیا حکومت یہ سمجھتی ہے کہ بے نظیر انکم سپورٹ کے تحت 1500روپے دینے سے کوئی خوشحالی آسکتی ہے۔ جناب چیئرمین! اس طرح خوشحالی نہیں آسکتی، خوشحالی اس وقت آئے گی جب آپ public sector کو مضبوط کریں گے، اس معاشی بدحالی سے لوگ اپنے بچے بیچ رہے ہیں۔ میں انتہائی افسوس سے کہوں گا کہ لوگ جسم تک بیچنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف حکومت کا کام نہیں ہے کہ حکومت ساری معاشی ذمہ داری اپنے سر لے، آپ کو public sector کو مضبوط کرنا ہو گا، صرف اور صرف حکومت میں بھرتیاں کرنے سے مسئلے حل نہیں ہوں گے۔ کل جو بے روزگاری کا اعداد و شمار جناب اسحاق ڈار صاحب پیش کر رہے تھے میں سن رہا تھا، according to your books کہ ہمارے تقریباً 34 لاکھ نوجوان بے روزگار ہیں، یہ ایک بہت بڑی figure ہے۔ یہ 34لاکھ نہیں ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ہیں اور میرے خیال میں 50لاکھ سے بھی زیادہ لوگ بے روزگار ہوں گے۔ اگر ہم public sector کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو کیا ہم نے ماحول کو

سازگار بنایا؟ ماحول کو سازگار بنانے کے لیے ہمیں کچھ اقدامات کرنے ہوں گے، امن و امان کو بہتر کرنا ہو گا، infrastructure کو بہتر کرنا ہو گا، public sector کی بنیادی ضروریات پانی، بجلی اور گیس دینی ہو گی، اگر ہم یہ انہیں سستے ریٹوں پر دے سکتے ہیں تو ہمارے ملک میں خوشحالی آسکتی ہے۔

ہمیں Industarlization کا انقلاب لانا ہوگا اور یہ انقلاب اس طرح نہیں آئے گا جس طریقے سے اس وقت پالیسیاں دی جا رہی ہیں۔ہمیں یہ انقلاب لے کرآنا ہے تو ہمیں ان کو اس طرح کی اسکیمیں دینی ہیں، اس طریقے سے رغبت دلانی ہے کہ پبلک سیکٹر اس چیز پر incline ہو کہ وہ کام کو بڑھائے اور Cottage Industry اور بڑی صنعتوں کا جال اس ملک میں بچھایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہماری معیشت کا پہیہ جام ہو رہا ہے، اس کو دھکا دینا ہو گا، اس کو چلانے کے لیے دھکا دینا پڑے گا اور دھکا دینے کے لیے ہمیں ایسی اسکیمیں Amnesty Schemes دینی ہوں گی گو کہ میں اس کے حق میں نہیں ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری مجبوری ہے ، ہمیں ایسی اسکیمیں دینے کی ضرورت ہے۔ اس وقت معاملات squeeze ہو رہے ہیں ، نادرا ، بنک کے حوالے سے ہمیں ایسی Amnesty Schemes دینی چاہییں جس سے پیسا باہر سےآئے اور وہ white ہو ، وہ accountable ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے اس کے اندر کوئی خاطر خواہ کام نہیں کیا۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہمارا جو رحجان ہے وہ انڈسٹری کی طرف نہیں ہے۔ہمارا رحجان ٹریڈرز اور امپورٹرز کو مضبوط کرنے کی طرف ہے۔ اگر ہم ان کو مضبوط کرتے ہیں تو اس سے ان ملکوں کی انڈسٹری چلتی ہے جن ملکوں کے لیے وہ یہاں پر آکر ان کے لوگ جو IMF اور World Bank کے ملازم ہیں، جن کو آپ یہاں پر بڑے بڑے عہدے دیتے ہیں جو ان کی وفاداری کرتے ہیں، ان کی بہتری کے لیے کام کرتے ہیں اور اس ملک کو ٹریڈنگ کمپنی کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور یہاں پر صرف اور صرف ٹریڈنگ کرانا چاہتے ہیں۔ ٹریڈنگ سے ہمارا مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اگر ہم ٹریڈنگ کریں گے تو ہمارا امپورٹ کا بل بڑھے گا۔اگر ہم مینوفیکچرنگ کریں گے ہمارے ملک میں روزگار آئے گا، ہمارے ملک میں معیشت کا ایک پورا سائیکل چلے گا اس سے منسلک جو چھوٹے چھوٹے ادارے ہیں وہ بھی ترقی کریں گے۔میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس طرف جانا چاہیے جس طرف ہم نہیں جارہے۔

جناب والا!بے روزگاری ، کرپشن ، جرائم ، معاشی بدحالی یہ سب بڑھ رہی ہیں اور یہ ہماری غلط پالیسیوں کے لیے باہر سے ڈکٹیشن آرہی ہے جس کے نتیجے میں یہ پالیسیاں بن رہی ہیں اور ان پر عملدرآمد ہوتا ہے۔ہم ایسی پالیسیاں نہیں بنارہے جن پالیسیوں سے ہمارے ملک میں بہتری آئے۔

ہمارے ملک کی معیشت بہتر اور مضبوط ہو۔جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہمیں اپنے آپ کو re-consider کرنا ہوگا، ہمیں اس چیز کے لیے احتیاط کرنی ہوگی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت جو ممالک اس دنیا پر حکومت کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں اور انتہائی scientific طریقے کے ساتھ انہوں نے یہ طریقہ نکالا ہے اور وہ طریقہ ایسا scientific ہے کہ اس میں فوج کشی یا جنگ کی ضرورت نہیں ہے اس کے بغیر ہی یہ ملک کی اکانومی پر قبضہ کرتے ہیں تو آپ سمجھیں کہ نہ فوج کشی کی ضرورت پڑی نہ جنگ کی ضرورت پڑی اور پورے ملک پر ان کا قبضہ ہو گیا۔اس وقت ہمارا ملک ان ہی کے ہاتھوں میں کھیل رہا ہے، ان ہی کی پالیسیاں چلا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ ممالک آپ کو قرضہ کیوں دیتے ہیں؟ یہ آپ کو قرضہ اس لیے نہیں دیتے کہ آپ خوشحال ہوں، مضبوط ہوں، یہ آپ کو قرضہ اس لیے دیتے ہیں کہ یہ آپ کو دبوچ لیں، آپ کو اپنے چنگل میں پھنسا لیں اور آپ ان کے ہر حکم کی تعمیل کریں یہ ان کا مقصد ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ جس وقت بھی ہم ان کی نافرمانی کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ ہماری معیشت کو روکتے ہیں اور جو رقم انہوں نے قرضے کی صورت میں دی ہوتی ہے اس کی واپسی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

جناب والا! کل آپ نے سن لیا کہ یہ قرضہ تیس ارب ڈالر سے بڑھ کر ساٹھ ارب ڈالر تک پہنچ چکا ہے اور جو لوکل قرضہ ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔اگر یہی معاملات چلتے رہیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری غلامی کی زندگی ختم نہیں ہوگی، ہم اسی طرح غلامی کی زندگی گزارتے رہیں گے۔میں ایک بات اور سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے اندر قدرتی وسائل بہت ہیں۔پاکستان وسائل سے بھرپور ملک ہے اور یہ لوگ ایک تیر سے دو شکار کر رہے ہیں۔ان کا ایک شکار ہمارے ملک پر قبضہ اور دوسرا شکار ایک ڈالر دیں گے اور ایک ہزار ڈالر لے کر جائیں گے۔اگر آپ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ کس طرح ممکن ہے تو میں بتاتا ہوں کہ پاکستان کے جو وسائل ہیں ان پر وہ قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔وسائل سے بھرپور بلوچستان آج ہم ان وسائل سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ہم اس وقت کوشش کر رہے ہیں کہ ہم آئل، گیس اور دوسری چیزوں کے لیے، دوسرے ملکوں مثلاً ایران سے، افغانستان سے جو معاہدے کر رہے ہیں یہ چیزیں ہمیں بہت مہنگی قیمت میں ملیں گی۔ہمارے اپنے ملک میں ان وسائل کی کمی نہیں ہے۔ہماری جو ضرورت ہے اس سے زیادہ ہمارے پاس یہ وسائل ہیں لیکن ہم ان کی طرف دھیان نہیں دے رہے۔اس بجٹ کے اندر جو amounts انہوں نے غیر متعلقہ جگہوں پر رکھی ہیں، اگر اس کو متعلقہ جگہ پر رکھا جاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک میں بہتری آسکتی تھی۔

جناب والا! پاکستان گیس اور پٹرول سے بھرا ہوا ہے۔ اگر آپ بات کرتے ہیں معدنیات کی تو پاکستان ماربل، معدنیات، کاپر، سونا چاندی ہر قسم کی دولت اس ملک خداداد میں موجود ہے۔ پاکستان میں بہترین انڈسٹریاں ہیں جن میں فارماسیوٹیکل، لیدر، سرجیکل، اسپورٹس، ٹیکسٹائل ہے جو کام کے حوالے سے پوری دنیا میں مانی ہوئی ہیں اور وہ اس وقت بند ہو رہی ہیں۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے اور جو تقریر ڈاکٹر عبدالحفیظ شیخ نے کی ہے اس وقت میں اس کے حوالے سے چند باتیں کرنا چاہوں گا۔ معیشت کے حوالے سے ہمیں ورثے میں کیا ملا۔ اس حکومت کو ورثے میں ملنے والی economic situation کو بھی realize کرنے کی ضرورت ہے۔ 2008 میں جب عوام نے اس حکومت کو یہ ذمہ داری سونپی اس وقت GDP growth کم ہو چکی تھی۔ سالانہ inflation جس کا آغاز 2006 میں ہوا۔ اکتوبر 2008 میں پچیس فیصد کی انتہا پر پہنچ چکا تھا۔ Current Account External deficit 8.5% تھا۔ fiscal deficit بڑھ کر 7.6% ہو چکا تھا۔ زرمبادلہ کے ذخائر 16 ارب ڈالر سے کم ہو کر 6 ارب ڈالر رہ گئے تھے۔ کراچی اسٹاک ایکسچینج index 100 ایک تہائی گر چکا تھا۔ جناب والا! یہی چیزیں ہیں جن کے بارے میں، میں کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ صرف ہندسوں کا گورکھ دھندہ ہے۔ یہ خود کہتے ہیں کہ IMF سے رجوع کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ ہمیں IMF سے مالی معاونت ملی۔ IMF وہ ادارہ ہے جس کے ذریعے ملک کی معیشت پر قبضہ کیا جاتا ہے۔ جناب والا! یہ فرما رہے ہیں کہ پچھلے دو سال کے دوران ہم نے IMF سے disbursement کے بغیر یہ کامیابی حاصل کی ہے۔ ہم نے IMF کے 1.2 ارب ڈالر قرضے واپس کیے۔ ہمارا exchange rate نسبتاً مستحکم ہے۔ جناب والا! یہ ان کی تقریر کا لفظ ہے۔ جس وقت 2008 میں آپ نے takeover کیا تھا اس وقت ڈالر کی قیمت ساٹھ روپے تھی اور آج پچانوے روپے ہے اور آپ نے اپنا قرضہ بغیر دیئے، بغیر لیے تقریباً پچاس فیصد اس میں increase ہوئی۔ جناب والا! یہ ہندسوں کا گورکھ دھندہ یا جھوٹ کا پلندہ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

جناب چیئرمین! اخراجات میں کفایت شعاری لگاتار دوسرے سال میں بھی جاری رہی۔ قرضوں کی ادائیگی کے علاوہ دیگر current expenditure کو freeze رکھا۔ بعض صورتوں میں expenditure میں کمی کی گئی۔ جیسا کہ حکومت نے اخراجات کو پچھلے سال کے مقابلے میں دس فیصد کم کیا۔ مستحق لوگوں پر توجہ مرکوز رکھتے ہوئے غربت میں کمی، سماجی تحفظ پر اخراجات میں اضافہ کیا گیا۔ ترقیاتی اخراجات کو بڑھایا گیا اور ان کو fully utilize کیا۔ سرکاری شعبے میں اصلاحات کو آگے بڑھایا۔ پی آئی اے، سٹیل ملز، پیپکو، ڈیسکو، جیمکو میں پروفیشنل مینیجرز کی تقرری کی۔ جناب والا! مجھے

بتائیں کہ پی آئی اے منافع میں ہے؟ سٹیل ملز منافع میں ہے؟ یا یہ بند ہونے والی ہیں اور اپنی آخری سانسیں لے رہی ہیں۔ اس کا فیصلہ آپ کریں یہ کیسے کہتے ہیں کہ ان میں ترقی ہو رہی ہے۔

جناب والا! ایک جگہ یہ فرماتے ہیں کہ اس وقت چھ سو روپے ماہانہ کی بجائے سو روپے سے بھی کم بجلی کا بل آتا ہے۔ سات سو یونٹ ماہانہ کا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑی کیا بات ہو گی، اس کے لیے تو آپ میڈیا میں دیکھیں لوگ خودسوزیاں کر رہے ہیں، خودکشیاں کر رہے ہیں، کفن پہن کر ہنگامے کر رہے ہیں۔ جلاؤ گھیراؤ کی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں جس کو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی پالیسی نہیں ہے جس سے ہمارے ملک کے اثاثوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ جناب عالی! یہ ساری چیزیں ہیں جو وہ کہہ رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ایک چھوٹے سے چھوٹا، غریب سے غریب بھی، ہزاروں سے کم میں بل نہیں دے رہا یا پھر اس کے پاس بجلی ہی نہیں ہے۔

جناب عالی! یہ کہتے ہیں کہ سن 2008 کے اواخر میں inflation کا 25% کی غیر معمولی شرح تک پہنچ جانا اب ماضی کا حصہ ہے لیکن اسی کے ساتھ کہتے ہیں کہ زرعی پیداوار میں کمی اور نوٹ چھاپ کر حکومتی اخراجات کو پورا کرنے جیسے اقدامات افراطِ زر پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جناب! ہم بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ صرف نوٹ چھاپے جا رہے ہیں۔ اخراجات اسی سے پورے کیے جا رہے ہیں، اس سے افراطِ زر نہیں بڑھے گا تو اور کیا بڑھے گا۔

جناب عالی! ایک جگہ کہہ رہے ہیں کہ 2008 میں ایک ہزار ارب کے مقابلے میں جون 2012 میں دو ہزار ارب کے قریب ہم نے collection کی ہے، FBR کی figure دی گئی ہے۔ میں یہ بات مانتا ہوں لیکن اس وقت آپ کے ہاں مہنگائی کتنی تھی اور آج کتنی ہے؟ اس میں کون سی خوبصورتی ہے؟ اگر ایک چیز پہلے سو روپے کی تھی، آج پانچ سو روپے کی ہے، آپ پانچ سو پر ٹیکس دے رہے ہیں، پہلے سو روپے پر ٹیکس دیتے تھے۔ اس طرح اگر آپ نے دو ہزار ارب collect کیا ہے تو کون سا کمال کا کام کیا ہے؟ آپ کو تو اس سے بھی زیادہ recovery کرنی چاہیے تھی۔

جناب عالی! جس بات کا میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے ذکر کیا، اس میں بھی انہوں نے لکھا ہے، پاک ایران گیس پائپ لائن اور ترکمانستان افغانستان پاکستان انڈیا پائپ لائن منصوبوں پر کام جاری ہے۔ جناب! مجھے معلوم ہے کہ یہ کام تو جاری ہے، اس میں گیس بھی ملے گی لیکن کس ریٹ پر ملے گی۔ اس کی price تو چار سے چھ گنا زائد ہو گی۔ اس ریٹ پر کون گیس خرید سکتا ہے۔ جس کا بل آج

ایک ہزار آتا ہے، اس کا چھ ہزار کا بل آئے گا- وہ چھ ہزار روپے کہاں سے دے گا- جناب عالی! ہمیں تو سستی گیس اور بجلی چاہیے-

جناب عالی! اب میں آئندہ سال کے لیے PSDP allocation آپ سے share کروں گا جس کی منظوری قومی اقتصادی کونسل دے چکی ہے- 360 ارب روپے کے PSDP میں سے حکومت نے 346 ارب روپے یعنی 96% جاری منصوبوں کے لیے مختص کیے ہیں- یہ کون سے PSDP کی بات کرتے ہیں، یہ تو ہمارے خطوں سے جاری ہونے والے development funds کے لیے بھی پوری رقم نہیں دیتے- ہم سے دو کروڑ کا وعدہ کر کے ایک کروڑ بھی نہیں دیا گیا- اس کے بعد وہ lapse ہو گئے اور lapse ہونے کے بعد بھی وعدے کیے گئے، آج تک وہ فنڈز نہیں دیے- یہ فنڈز کہاں خرچ ہونے ہیں؟ لاڑکانہ اور ملتان میں لگنے ہیں یا باقی پاکستان میں بھی لگنے ہیں؟ کیا پاکستان میں صرف لاڑکانہ اور ملتان ہی ہے؟ پاکستان کے دوسرے شہر ملک کا حصہ نہیں؟ کیا وہاں پر ترقی نہیں ہونی چاہیے، کیا وہاں پر construction نہیں ہونی چاہیے؟ آپ ذکر کر رہے ہیں کہ higher education کے لیے، ٹرانسپورٹ، مواصلات، NHA کے لیے، ریلوے کے لیے ہم نے اتنے اتنے ارب روپے رکھے ہیں- جناب! میرا ایک سوال ہے کیا ریلوے پہلے بہتر تھا یا اب؟ اب تو ریلوے انجن بوگیوں سمیت آخری سانسیں لے رہے ہیں- مجھے یقین نہیں کہ یہ معاملہ زیادہ عرصہ چل سکے گا-

جناب عالی! آپ نے export کی بات کی ہے- اس میں کہا گیا ہے کہ پچھلے دو سال کے دوران export میں پاکستان کی کارکردگی شاندار رہی، پچھلے سال برآمدات 28% اضافے کے ساتھ 25 ارب ڈالر سے بڑھ گئیں- مانتا ہوں کہ 25 ارب ڈالرز سے بڑھ گئیں لیکن quantity export میں آپ کی quantity بڑھی ہے یا آپ کی international market بڑھ گئی؟ جو مال پہلے سو ڈالر میں تھا ڈیڑھ سو یا سوا سو ڈالر اس کی price بڑھ گئی؟ تو اس میں کیا خوبصورتی پیدا کی گئی- ہاں اگر quantity صحیح figure کے ساتھ بڑھی ہوتی تو میں مان سکتا تھا- جناب! میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب لفظوں کا گورکھ دھندا ہے-

جناب عالی! اب تنخواہوں کے حوالے سے بات کرتے ہیں- 'سرکاری ملازمین کو نجی شعبے کے مقابلے میں کم تنخواہوں کے باعث شدید مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑا، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے حکومت نے پچھلے چار سال کے دوران، ان کی تنخواہوں میں سو فیصد سے زیادہ اضافہ کیا ہے- ایسا ہی ریلیف pensioners کو بھی دیا گیا ہے-' وزیرِ خزانہ نے کہا کہ 'اب میں نہایت مسرت کے ساتھ یہ

اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ مالی سال کے دوران تنخواہوں اور پینشن میں ایڈہاک الاؤنس/ایڈہاک ریلیف بیس فیصد دیا جائے گا۔ جناب! کیا یہ اضافہ مہنگائی کے تناسب سے ہے؟ کیا مہنگائی بیس فیصد بڑھی ہے یا پچاس فیصد بڑھی ہے۔ اگر زیادہ بڑھی ہے تو پھر آپ کو اسی حوالے سے اضافہ دینا ہوگا۔

جناب عالی! میرے پاس بہت ساری figures ہیں۔ میں اس حوالے سے اس سے زیادہ بھی بات کرسکتا تھا لیکن وقت کی کمی کا مسئلہ ہے۔ میں ایک چیز ضرور کہوں گا کہ FBR نے ایک بڑا غلط کام کیا ہے، یہ کہتے ہیں کہ بعض undocumented شعبوں کو ٹیکس نیٹ میں لانے کے لیے manufacturers کو withholding agent بنایا جارہا ہے۔ وہ distributor اور dealer کو فروخت کی جانے والی اشیاء پر ایک فیصد ٹیکس وصول کریں گے جو adjustable ہوگا۔ جناب! پھر FBR کی کیا ضرورت ہے؟ آپ اپنی تمام liabilities انہی کو shift کردیں۔ پھر collectors کی کیا ضرورت ہے؟ یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ کسی سے کوئی چیز خریدتے ہیں تو اس کے نام کا ساڑھے تین فیصد ان کے account میں جمع کرائیں۔ اب یہ کہتے ہیں کہ آپ ایک فیصد جمع کرائیں جب وہ کسی کو بیچتے ہیں۔ جناب عالی! جب یہ سارے کام ہم لوگوں نے کرنے ہیں تو FBR کی کیا ضرورت ہے، اتنے بڑے collectorate کی کیا ضرورت ہے؟ یہ collectorate اور یہ collectors کس لیے بیٹھے ہیں؟ یہ اپنی ساری liabilities ہمیں، بزنس مینوں اور عام لوگوں کو shift کررہے ہیں، کیوں shift کر رہے ہیں؟ انہیں خود ہر چیز کو handle کرنے کی ضرورت ہے۔ میں اس کے خلاف ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ذمہ داری ان کو خود لینی چاہیے۔

آخر میں ایک بڑا اچھا پیراگراف درج کیا گیا ہے۔

> ’ہم نے ایسا امید افزا بجٹ پیش کیا ہے جو بہتر مستقبل کی بنیاد رکھے گا۔ ایسا مستقبل جو نہ صرف economic stability کو maintain کرے گا بلکہ growth کی رفتار کو بھی تیز کرے گا۔ اگر ہم نے اپنے نوجوانوں کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے انہیں روزگار کے مواقع فراہم کردیے تو وہ ہمیں طاقتور اور خوشحال پاکستان کی ضمانت دے سکتے ہیں۔ اس کا جواب growth ہے۔ نئے مالی سال کے دوران یہی ہمارا main focus رہے

گا۔ پاکستان کا economic potential لامحدود ہے۔
اصل challenge اس potential کو بروئے کار لانے
کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا ہے۔ اللہ ہمارے ملک
اور عوام کو اپنی نعمتوں سے نوازے اور ہماری مدد کرے۔
ہم پاکستان کو قائدِاعظم محمد علی جناح کا تابندہ پاکستان
بناسکیں۔ پاکستان پائندہ باد۔'

یہ بہت اچھا پیرا ہے لیکن یہی پیرا ہے باقی کچھ بھی نہیں ہے۔ باقی تو سب گورکھ دھندا ہے۔

جناب عالی! میں صرف بات نہیں کروں گا۔ میں suggestions بھی دوں گا اور یہ موٹی موٹی suggestions ہیں۔ باریکی کی باتیں ڈار صاحب نے تین گھنٹے میں اتنی کردی ہیں کہ کسی کے لیے کچھ نہیں چھوڑا ہے۔ بہرحال، میں appreciate کروں گا جو انہوں نے figures کے ساتھ بات چیت کی ہے۔ میں موٹی بات کروں گا۔ میرے خیال میں ہمیں چند چیزوں پر focus کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنے infrastructure پر focus کرنا ہوگا، ہمیں اپنے خارجہ امور پر بھرپور کام کرنا ہوگا تاکہ ہم isolated نہ ہوں۔ ہم دنیا کے ساتھ اچھے تعلقات برابری کی بنیاد پر قائم رکھ سکیں۔ ہمیں صحت کے حوالے سے کام کرنا ہوگا، health کے شعبے کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں education عام کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں امن و امان یعنی law and order بہتر کرنے کے لیے اقدامات کرنے ہوں گے اور Ministry of Interior کو مضبوط کرنا ہوگا۔ اپنی law enforcement agencies کو مضبوط کرنا ہوگا۔ میرا belief ہے کہ جس ملک میں معیشت بہتر ہوگی، اس ملک میں امن و امان بہتر ہوگا۔ جس ملک میں معیشت کمزور ہوگی، وہاں کا امن و امان کمزور ہوگا۔

جناب عالی! ہمیں اپنے defence کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر ہمیں کام کرنا ہے تو ہمیں communication پر کام کرنا ہے۔ ہمیں سڑکوں کا جال بچھانا ہوگا، ہمیں ریلوے کا جال بچھانا ہوگا، ہمیں اپنی airline کو سیدھا کرنا ہوگا، ہمیں ایسے کام کرنے ہوں گے جس سے ہمارا infrastructure بہتر ہو۔ اگر ہم اس ملک کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو میرے ذہن میں اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم اپنے پرائیویٹ سیکٹر کو مضبوط کریں۔ ہم اپنی imported items پر cut لگائیں۔ ہمیں اپنے duty structure کو جو imported goods پر ہوتا ہے، بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں باہر سے ایسی dictation نہیں لینی چاہیے جس کی وجہ سے ہم اپنے rate of

duty کو کم کرکے، imported items اپنے ملک میں استعمال کرواتے ہیں اور اپنی انڈسٹری کو بند کرتے ہیں۔ ہمیں اس issue پر غور کرنا ہوگا۔ اپنی انڈسٹری کو زیادہ سے زیادہ amnesty دینی ہوگی۔ ہمیں اپنی انڈسٹری کو مضبوط اور طاقتور کرنا ہوگا۔ اگر ہم اس طرح کے اقدامات کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو اس سے ہمارے ملک میں بہتری آسکتی ہے۔ ہمیں اپنی technical education کو مضبوط کرنا ہوگا۔ جناب والا! overseas Pakistanis جو اربوں کھربوں ڈالر لے کر بیٹھے ہیں، ہمیں ان میں اپنا trust develop کرنا ہوگا، ان کو ایسی schemes اور ایسا trust دینا ہوگا کہ وہ اپنا پیسہ پاکستان میں لائیں اور یہاں invest کریں۔ وہ اس وقت تک پاکستان میں اپنا پیسہ invest نہیں کریں گے جب تک آپ انہیں کوئی relief دیں گے، کوئی security دیں گے۔

جناب والا! یہ چند موٹی موٹی وہ باتیں ہیں جن پر عمل کرکے ہم اپنے ملک کو ترقی کی طرف لے کر جاسکتے ہیں۔ جناب والا! جس صوبے سے آپ کا تعلق ہے، اس صوبے کے لوگوں کو ان کا حق دیا جائے اور انہیں ان معدنیات کا مالک بنائیں، ان وسائل کا مالک بنائیں، بلوچستان کی عوام کو ان کا حق دیں۔ اگر وہ امیر ہوتے ہیں یا ان کے پاس پیسہ آتا ہے تو وہ اسی ملک میں رہے گا، ملک میں اس پیسے کی circulation بڑھے گی۔ جناب چیئرمین! سندھ میں، گلگت بلتستان میں، خیبر پختونخوا میں، جن جن علاقوں سے آپ کو وسائل ملتے ہیں تو وہاں کے مقامی لوگوں کو اس کا مالک بنائیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آپ دل بڑا کرکے ایسی policies بنائیں گے اور آپ انہیں ان کا حق دیں گے، ان کو مالک بنائیں گے تو پاکستان مضبوط ہوگا۔ ان کے ذہنوں میں ایسی سوچ develop ہوچکی ہے کہ ہمارے ساتھ ہمیشہ زیادتی ہوئی ہے، میرے خیال میں اس طرح اس چیز کا بھی ازالہ ہوگا اور ہمارا ملک مضبوط ہوگا۔ ہمارے نوجوان جو اس وقت بے روزگار پھر رہے ہیں، جن کے پاس تعلیم بھی ہے، جن کے پاس technical education بھی ہے، وہ بھی کام کرسکیں گے اور جس وقت وہ مصروف ہوں گے تو ان کے ہاتھوں میں کلاشنکوف نہیں ہوگی بلکہ ان کے ہاتھوں میں پین ہوگا، ان کی سوچ business کی طرف جائے گی اور وہ positive سوچیں گے۔ جناب چیئرمین! یہ چیز ہمارے ملک کے لیے بہتر ہوگی، ہماری قوم کے لیے بہتر ہوگی۔ یہ ملک کلمے کے نام پر بنا تھا، ہمارے بزرگوں نے اس سوچ کے ساتھ اس ملک کو نہیں بنایا تھا کہ آج اس ملک کی یہ حالت ہو، انہوں نے بڑی اچھی سوچ اور اچھی امید کے ساتھ یہ ملک بنایا تھا۔ ہمیں ان کی امیدوں پر پورا اترنا ہے۔ میں اسی کے ساتھ اپنی تقریر کا اختتام کرتا ہوں۔

(اس موقع پر ایوان میں نمازِ مغرب کی اذان سنائی دی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب طلحہ محمود صاحب! آپ نے بہت اچھی تقریر کی، very informative لگتا ہے کہ آپ نے بجٹ کو بہت اچھے طریقے سے پڑھا اور سمجھا ہے۔ آپ نے بہت اچھی suggestions دی ہیں۔ بلور صاحب! آپ آج تقریر کرنا چاہتے ہیں یا کل؟

سینیٹر الیاس احمد بلور: اب اذان بھی ہو گئی ہے، میں کل بات کر لوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ٹھیک ہے پھر کل بات کر لیجیے گا۔ The House stands adjourned to meet again on Wednesday, the 6th June, 2012 at 5:00 P.M.

[The House was then adjourned to meet again on Wednesday, the 6th June, 2012 at 5:00 P.M.]